اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۷) — مطبوعہ ۶ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء بروز جمعہ — جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبارات

علاقہ میواڑ میں ہر جگہ اندھیر ہے اگر کوئی افسر اسٹیشن نیمچ اکا معاینہ کرے تو قلعی کھل جائے + جودھپور میں فتح ٹرنسوال کا جلسہ نہایت شان و شوکت سے ہوا + اجمیر میں مارواڑی کنگلے مالوہ سے واپس آتے ہوئے اس کثرت سے آگئے کہ ایک ایک گھر پر دس دس کنگلوں کا جھنڈ موجود ہے۔ پانی کی شہر میں بہت تنگی ہے ایک ٹونٹی پر سینکڑوں کا ہجوم رہتا ہے + جبلپور میں ہیضہ کی بیماری کا بہت زور ہے + آنریبل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے حلقہ یار میرا نزئی تحصیل ہنگو ضلع کوہاٹ کی امثلہ حقوق کی تیاری کی ہدایت فرمائی + سی۔ ایم کنگ صاحب کو کلکٹر کے جملہ اختیارات تفویض فرمائے گئے۔ یہہ اختیارات ضلع فیروزپور کے مقامی حدود کے اندر استعمال کئے جائیں گے اور ان اختیارات کے استعمال کے وقت کلکٹر ضلع کے زیر نگرانی نہ ہونگے + چودھری اللہ بخش صاحب قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوجرانوالہ سے ضلع ہوشیارپور کو تبدیل ہوئے + کرشن چند جو لدھیانہ میں وبا کے خاص کام پر تھے قایم مقام سول سرجن انبالہ مقرر ہوئے + لدھیانہ میں سخت گرمی پڑتی ہے بارش کے لیئے دست بدعا ہیں + لفٹنٹ گورنر بنگالہ دارجلنگ سے روانہ ہو کر ۲۸ کو کلکتہ پہنچیں گے + بلوہ کانپور سے متعلق ۶ ملزموں کو اور سزائیں ہوئیں +

اخبار گلوب نے لندن میں ان ہندوستانی مزدوروں کے لیئے جو الیفریقیہ میں کام کرتے ہیں چندہ کھولا + لارڈ بشپ ولڈن نے ایک دعا مرتب کی کہ قحط و وبا کے رفع کرنے کے لیئے استعمال کی جائے + امریکا سے کولمبو نام جہاز ۲½ لاکھ بشل غلہ قحط زدوں کی مدد کے لیئے بمبئی میں لایا + ماہ مئی کے دو ہفتوں میں ممالک وسطی کے ۳ ضلعوں میں دس ہزار کیس، ۸ ہزار فوتیاں ہیضہ سے ہوئیں + چین میں خانہ جنگی کے سبب سے وہاں کی تجارتی چاء خراب ہو جائیگی اور ہندوستانی چاء ہر بھی قدر حاصل کریگی + مہاراجہ ٹراونکور کی ہمشیرہ سخت بیمار ہیں + پٹیالہ کا گوجرا نام مشہور سرغنہ ڈاکو زوانہ میں پکڑا گیا + مہم چین میں ہندوستان سے دس ہزار فوج بھیجی جاے گی + کلکتہ کے والنٹیروں کی درخواست جنگ چین میں شامل ہونے کی نسبت شکریہ کے ساتھ نامنظور کی گئی + کراچی میں ۱۹ جون کو ایک شخص مبتلائے طاعون اور ایک ہلاک ہوا۔ آسمان ابر آلود ہے + گورنمنٹ ہند نے ریاست گوالیار سے ۰۰ لاکھ روپے کی چاندی خریدی ہے۔ گذشتہ چند دنوں سلحخانہ کا تمام سٹاف چاندی کی اینٹیں اور سلیں بنانے میں مصروف تھا + کپتان کیمرن آر۔ ای۔ قایم مقام دسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے سے ایسٹ کوسٹ ریلوے کو تبدیل ہوئے + بھوساول میں مسٹر ولسن اور ان کا داماد جو ریلوے گارڈ ہیں ۸ بجے کھانا کھانے کے بعد سخت علیل ہو گئے۔ مسز ولسن اور انکی لڑکی یکے بعد دیگر فوت ہو گئی۔ مسٹر اولس [illegible]

ہنوز مخدوش حالت میں ہے۔ ظروف مسی کے زہر کا غالبا یہہ مہلک نتیجہ ہو گا + سر رابرٹ کولی منڈنگ سپاہ بمبئی پریسیڈنسی نے ۵۰ سال کی عمر میں بمقام پونہ امراض قلب سے انتقال کیا + اس وقت ہندوستان میں رفع قحط کے کاموں پر ۶۹ لاکھ ۳۴ ہزار غربا لگے ہوئے ہیں + میونسپلٹی مدراس ۹ لاکھ روپے قرض لینا چاہتی ہے + ہندوستان سے جو سپاہ چین کو بھیجی جائیگی کلکتہ سے جہاز پر سوار ہوگی۔ کیونکہ بحری راستہ کے لحاظ سے یہہ چین کا قریب ترین بندرگاہ ہے + لارڈ و لیڈی منٹو نے قحط کمیٹی کو مندرجہ ذیل رقوم بھیجی ہیں جو ان کے دوستوں نے ولایت سے ارسال کی ہیں۔ لیڈی زینج ۱۵۰ پونڈ۔ مارشنس آف بیوٹ ۲۱۰ پونڈ۔ مسٹر جے۔ جی۔ ہل ۲۰۰ پونڈ۔ مسٹر آسٹر ایک سو پونڈ۔ کونٹس آف مواریری ۵۰ پونڈ وغیرہ + پونہ کے اضلاع گرد و نواح سے اچھی بارشیں ہونے کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ کاشتکاروں نے قلبہ رانی اور تخم ریزی شروع کر دی ہے۔ جو دیہاتی بوجہہ قحط گھروں سے نکل کر چلے گئے [illegible] امید ہے کہ وہ اب واپس آجائیں گے + بلوہ کانپور کے [illegible] مسٹر رابرٹس جو ایک تجارتی کمپنی کے ایجنٹ ہیں۔ گرفتار [illegible] گئے ہیں۔ یہہ پولیس افسر کا بھیس بدلے ہوئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں قاتلوں کا سراغ لگا [illegible] چاہتا تھا کہ موعود انعام گورنمنٹ سے لوں + [illegible]

۵۶ ہزار ایکڑ [illegible]

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری۔ای۔ایم۔ویری صاحب ایم۔ڈی۔ایڈیٹر
پادری ایس پربھداس ٹھاکر و پنڈت رامانند صاحب و منشی عالم اسسٹنٹ ایڈیٹرز

پادری ایچ گولکناتھ صاحب، پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین ٹھاکر بی۔اے، پادری پی سی اپادیہ صاحب } ایڈیٹوریل
پادری جی۔ایل ٹھاکر داس ٹھاکر، پادری جمیل سنگھ صاحب } کارسپانڈنٹس
پادری بی۔بی۔سالکھ صاحب، پادری کیدار ناتھ صاحبان

جنگ ٹرنسوال

میدان جنگ سے کسی بڑے بھاری جنگ کی خبر تو کوئی آئی نہیں مگر پھر بھی مختلف مقامات میں چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوتی ہیں۔ کرونسٹاد کے قریب بوئروں نے بسوتو لوگوں پر جو شاہی انجینیروں کے ماتحت کام کرتے تھے حملہ کیا۔ ۲۰ قتل اور زخمی کئے اور دو سو قید کر لئے گئے۔ کہتے ہیں کہ بوئر جنرل اولیور برٹش صف کو کاٹ کر جنوب کی طرف پیشقدمی کر رہا ہے۔ لورنکو مارکوئیز سے ایک نامہ نگار ٹائمز نے خبر بھیجی کہ بوئر ہڈلبرگ کے متصل کثیر التعداد فوج کے لئے خندقیں کھود رہے ہیں۔ پریٹوریہ سے خبر آئی کہ ۲۴ جون سے جنرل فرنچ اور جنرل ہملٹن دشمن کے محاصرہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے مگر ۲۰ کی رات کو دشمن بچ نکلا اور ریلوے کی طرف چلتا ہوا۔ مگر بھاگ کر کہاں جائیگا جنرل ... ٹھیک بنا کر چھوڑیں گے۔ ۲۰ ہزار برٹش فوج بیمار و زخمی پڑی ہے۔ آدھی فوج ٹائفائیڈ میں مبتلا ہے۔ ڈاکٹری ... خراب ہے۔ لارڈ میتھون نے لنڈلے ... ۸۰۰۰ ...

لفٹنٹ مرا گر بھی مارے گئے تھے۔

جنگ چین

ایڈمرل سیمور ٹنٹسن میں پہنچ گئے۔ واپس اس واسطے آ گئے کہ ہر روز صدہا آدمی قتل ہوتے تھے۔ پیکن تک پہنچنا نہایت مشکل تھا۔ ٹنٹسن کی مخلصی میں برٹش کے چار قتل اور ۴۷ زخمی ہوئے ان میں سات افسر بھی شامل ہیں۔ جرمن کے ۱۱ قتل ۲۰ زخمی۔ روسی کرنل ہوسل دس ہزار یورپین فوج کے ساتھ پیکن کی طرف بڑھ گیا۔ یہہ فوج تمام یورپین قوموں پر مشتمل ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ پیکن کے قریب پچاس ساٹھ ہزار چینی فوج ہے لیکن کلکتہ کے چینی لوگ کہتے ہیں کہ چین کے پاس فوج کی کمی نہیں ہے۔ اور چین بہت کچھ ہاتھ دکھائیگا ہم فرض کر لیتے ہیں کہ چین اس قدر کمزور نہیں ہے جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے۔ مگر تمام متفقہ یوروپین سلطنتوں کے سامنے چین کی کچھ بھی حیثیت نہیں ہے۔ اکیلا جاپان چین کو شکست دے چکا ہے۔ یورپ کی ہر ایک سلطنت سے فوج تیار ہو کر چین کی طرف آ رہی ہے۔ ہندوستان سے جانے والی فوج کے پہلے برانگیڈ میں ساتویں راجپوت چوبیسویں پلٹن پنجاب چھبیسویں پلٹن بمبئی اول پلٹن سکھ جنگی ہسپتال نمبر ۳۹ و ۳۴۔ دوسرے برانگیڈ میں ۱۴ ویں پلٹن سکھ۔ دوم پلٹن راجپوت۔ ۳۰ ویں پلٹن پنجاب۔ اول بٹالین چارم پلٹن گورکھا۔ نیٹو جنگی ہسپتال نمبر ۴۲ و ۴۴۔ راستہ کی حفاظت کیلئے یہہ فوجیں ہونگی تیسری پلٹن مدراس۔ ۲۲ ویں پلٹن بمبئی۔ برٹش ہسپتال نمبر ۵۔ ۲ نیٹو ہسپتال نمبر ۴۵ و ۴۳ و ۴۴ ... متعلق ہونگی۔ جاپان نے ۳۵ جہاز کرایہ پر ...

تار برقیات

جنگ چین کے سبب سے انتخاب پارلیمنٹ ملتوی کیا گیا۔ غیر محدود زمانہ تک لارڈ سالسبری کے استعفا دینے کی امید نہیں۔ **خدیو مصر** ۲۰ جون کو لنڈن پہنچے۔ چیرنگ کراس اسٹیشن پر نہایت تعظیم و تکریم کی گئی۔ یہاں سے ڈیوک آف یارک کے ساتھ محل بکنگہم کو تشریف لے گئے۔ تندرست معلوم ہوتے ہیں۔ بیماری کا کوئی نشان نظر نہیں آتا۔ خدیو مصر اور ان کے بھائی نے ۲۸ جون کو قلعہ ونڈسر میں قیصرہ ہند کے ساتھ کھانا کھایا۔ شاہی خاندان کے اکثر ممبر موجود تھے۔ لارڈ سالسبری جنرل ولیمنٹ۔ جنرل راڈ بھی تشریف رکھتے تھے۔ خدیو مصر کی بہت عزت کی گئی۔ **لنڈن** کے اخبار ڈیلی ٹیلی گراف نے ایک شلنگ کا چندہ جنگ ٹرنسوال کے لئے کھولا۔ ۲۵ لاکھ روپیہ آ چکا۔ **باغیان** آشانی روز بروز دبتے جاتے ہیں اور برٹش افواج ظفر امواج نے ان کو سیدھا کر دیا ہے۔ مالقابائیوں کی سرکوبی اور سزا دہی کے واسطے جنرل کوگل ولکاکس مقرر کئے گئے اور امید ہے کہ فساد جلد رفع ہو جائیگا۔ **محصورین** میفکنگ کیلئے چندے کھولے گئے۔ لیڈی کرزن صاحبہ نے ڈیڑھ لاکھ جمع کیا۔ **روس** کا قومی قرضہ ۱۰ ارب ۸۰ کروڑ روپیہ ہے جس میں سے ایک تہائی فرانس سے حاصل کیا ہے۔ **کپتان** کارنوالس ویسٹ کی شادی ریٹا الف چرچل کے ساتھ ہونے والی تھی۔ کپتان کو لڑائی پر جانے کا حکم ہوا شادی رک گئی۔ **سنہ ۱۹۰۰ء** کی دوسری سہ ماہی میں بمقابلہ گذشتہ سال کے برطانیہ کے محاصل میں پونے دو کروڑ کی کمی تھی۔ **پریٹوریہ** کے برٹش بیماروں کے بارہ میں پارلیمنٹ میں پھر گفتگو ہوئی۔ مسٹر ونڈہم نے جواب دیا کہ موقعہ کو بھی دیکھنا چاہئے۔ مفت باتیں بنانا آسان ہے۔ جنگ ڈنگولا میں ۱۸۹۷ء میں ۵۰ فیصدی انترک سے مرے تھے یہاں صرف ۱۴ مرے ہیں۔ **جنرل** کالوا کو جنوبی افریقہ سے ولایت جانے کا حکم ہو گیا۔ وجہ نامعلوم۔ **جنرل** رنیمنٹ لنڈلے کی طرف روانہ ہوا اور ۲۹ جون کو سخت جنگ رہی اور ابھی جنگ جاری ہے۔ **بوئر** لوگ نکسبرگ کی طرف جمع ہو رہے ہیں۔ بوتھا لیاقت کے نشان دکھا رہا ہے۔ **ڈیوٹ** کے محصور کرنے میں جو تاخیر واقع ہوئی اس پر سختہ چینی ہو رہی ہے۔ **پیکن** میں سفیروں کے پاس راشن ختم ہونے پر ہے۔ بیس ہزار چینی پیکن کے اندر اور بیس ہزار باہر ہیں۔ تین ہزار ٹنٹسن کی طرف آ رہے ہیں۔ **ایڈمرل** روس کہتے ہیں کہ ابھی ٹنٹسن سے آگے بڑھنے کا ارادہ نہیں ہے۔ **شہنشاہ** جرمن نے ایک بحری ڈویژن کو چین کی طرف جانیکا حکم دیا۔



گناہ اور موت کا تسلط

یہہ دونوں باتیں یعنے گناہ اور موت انسان کے برباد کرنے والے اور اس کی تمام خوبیوں اور رونق کو خاک میں ملانے والے ہیں۔ پہلے گناہ نے آدمی پر اپنا قبضہ جمایا اور بعد میں موت نے اپنا تسلط بٹھایا۔ اگر گناہ کا دور انسان پر نہ ہوتا تو موت کا کچھ بھی اختیار نہ چلتا۔ گناہ جب اپنا کام کر چکا تو موت کو اپنی اجرت کے طور پر اپنا مددگار بنایا۔ جس نے اپنا تسلط ایسا مضبوطی سے بٹھلایا کہ جس کو گناہ نے پکڑا موت نے اس کو ہرگز نہ چھوڑا جب تک اس کو اپنا مطیع بنا کر ہمیشہ کے لئے تمام دنیاوی کاروبار سے دست بردار نہ بنا دیا۔ اور اپنی ایسی سنگین قید میں اسیر کیا کہ کسی کو اس کا چہرہ پھر دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ بڑے بڑے بادشاہ شاہنشاہوں اور سلطانوں کو تخت سے گرا کر خاک میں ملانا اسی کا کام ہی۔ بڑے بڑے متمول کروڑ پتیوں اور لکھ پتیوں کو ایک حبہ بھی اپنے سنگ لے جانے نہیں دیا۔ بلکہ ان کی عین شان و شوکت میں غمی کا سماں باندھا۔ چونکہ گناہ کا ڈنک دنیا کے بھلوں اور بروں سب پر چلا ہی۔ اس لئے موت کا تسلط دونوں قسم کے لوگوں پر مساوی رہا ہی۔ موت بے ایمانوں اور بے دینوں پر بھی تسلط رکھتی ہی اور ایمانداروں پر بھی اپنا تسلط رکھتی ہی۔ لیکن ایماندار موت سے ڈرتے نہیں بلکہ اس کو اپنا آخری دشمن سمجھکر اس پر بھی فتحمند ہوتے ہیں اور وہ ان کے لئے ایسی ڈروانی اور خوفناک نہیں ہوتی جیسی کہ وہ بے دینوں کے لئے ہوتی ہی۔ بلکہ موت کی تاریک وادی میں بڑے حوصلے اور دلیری کے ساتھ آسانی سے گذر جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کی منزل کا انجام ہونے والا ہی اور اس کے بعد وہ اپنے اصلی آرام میں دخل پاوینگے اور علاوہ ازیں ایمانداروں کے منجی خداوند یسوع مسیح نے موت کا ڈنک توڑ ڈالا اور مُردوں میں سے زندہ ہوا ہی۔ اس لئے موت کی سختی ایمانداروں کے لئے اب نہیں ہی اس لئے اب ایماندار امید میں صرف سو جاتے ہیں اور اس موت کو ایک چند روزہ نیند کی حالت سمجھتے ہیں جس سے بیدار ہو کر وہ اپنے ابدی آرام میں داخل ہونگے۔ جس کی نظیر خداوند یسوع مسیح نے مُردوں میں سے اُٹھکر قایم کر دی ہی۔ کیونکہ جب وہ جی اُٹھا ہی تو اس کے پرستار بھی ایک دن ضرور جی اُٹھینگے اور اس کے ساتھ آسمانی مکانوں میں سرفراز ہونگے۔ جہاں گناہ اور موت کو دخل نہ ہوگا۔ جو گناہ سے خلاصی پاتا ہی وہ موت سے خلاصی پاویگا۔ پر وہ جو گناہ میں زندہ رہتا ہی موت کے تسلط سے ہرگز چھوٹ نہ سکیگا۔ اس لئے گناہ سے خلاصی پانا نہایت ضروری امر ہوا۔ خدا نے موت کے تسلط کو اُٹھانے کے واسطے گناہ سے خلاص کرنے والا کلام مجسم کر کے اپنا ہی اکلوتا بیٹا بھیجا جو قادر اور شاہ سلامتی ہی جس نے اگر موت کو اپنی طاقت سے نیست کر دیا اور اس کی سلطنت کی بیخ کنی کر ڈالی۔ موت کا بند کھولکر خود زندہ ہو گیا اور اپنے ایمانداروں کو بھی زندہ کرتا ہی اور فتحمندی بخشتا ہی۔ کیسا خوشی اور شادمانی کا مقام ہی کہ آدمی ایسے بڑے بھاری خطرے سے محفوظ ہو سکتا ہی۔ اور گناہ کی غلامی اور قید سے عجیب رہائی پا سکتا ہی۔ اگرچہ لوگوں نے اپنے قیاس میں بہت سی طریق نکالے ہیں جن کے وسیلے سے وہ امید کرتے ہیں کہ ان کی بہتری اور بہبودی ہوگی پر اُن کی محض خام خیالی ہی کیونکہ صرف ایک ہی طریق ہی جو خدا کی طرف سے گناہ کے دور کرنے اور موت کا تسلط توڑنے کے واسطے مقرر کیا گیا ہی۔ اور وہ ایمان کی شرط کو پورا کرنے سے خود بخود عمل میں آجاتا ہی۔ جو کوئی گناہ کا غلام اور موت کا اسیر ابن اللہ پر ایمان لاوے وہ گناہ اور موت اور تمام خرابیوں سے خلاصی اور آزادگی پاویگا۔ اور فتحمندی کا تاج اس کے سر پر اس جہان میں رہیگا۔ اس کا جینا اس کا مرنا اور اس کا تمام کام برکت کا سبب ہوگا۔ اور جہان آیندہ میں اس کی حالت پُر شان اور جلوہ نما ہو کر ابدی آرام اور راحت دوام اپنے مالک کے ساتھ حاصل کریگا۔ مسیحی ایمان کے ساتھ یہہ تمام نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔ پس ہر ایک کو لازم اور واجب ہی کہ اس منجی دو جہان اور مالک کون و مکان خدا مجسم یسوع مسیح پر ایمان لاوے اور گناہ اور موت کے تسلط سے رہائی پاوے ورنہ اگر اسی قید ہی میں اس جہان سے کوچ ہوا تو پھر عاقبت نیک نہ ہوگی پھر تو صاف وہی حالت رہیگی جیسا کہ لکھا ہی کہ جو نجس ہی سو نجس ہی رہے اور جو راستباز ہی سو راستباز ہی رہے۔ اور جو مقدس ہی مقدس ہی رہے۔ مکاشفات ۲۲: ۱۱ ؎

راقم

جے۔ ایس

کال کے ہولناک صدمے

کال کے ہولناک صدمے سے ہمارا پوست تنور کی مانند سیاہ ہو گیا ہی ؎

یہہ صدا کس کی ہی؟ یہہ آواز ایک بزرگ کی ہی جو کال کے صدمے اُٹھا رہا ہی۔ وہ اپنی تصویر کھینچکر ناظرین کے سامنے رکھتا ہی کہ دیکھو کال سے ہماری

ایسی حالت ہوگئی ہی۔ یہہ کال کے زمانے کا نوحہ ہی جو اس وقت ہمارے روبرو ہی۔ وہ یوں کہتا ہی کہ کال کے صدمے سے ہمارا پوست تنور کی مانند سیاہ ہوگیا ہی یہہ الفاظ نہایت ہی رقت انگیز ہیں۔ جب یہہ صدا کان میں پہنچتی تو دل کانپ جاتا ہی جیسے تنور جلکر سیاہ ہوجاتا ہی ویسے ہی پوست یعنے چمڑا بھوک سے سیاہ ہوگیا۔ بلکہ جل بل کے کوئیلہ ہوگیا ہی۔ آہ وہ کہتا ہی کہ ہماری صورت دیکھو سیاہ ہوگئی ہی حالانکہ خوبصورتی میں ہم سے زیادہ کوئی نہ تھا مگر کال نے ہماری یہہ حالت بنادی ہی کہ ہم پہچانے نہیں جاتے۔ ہم پر بھوک طاری ہی اور ہمارے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ یہہ آواز یرمیاہ نبی کا نوحہ ہی ۵ باب ۱۰ آیت۔

ای ناظرین اس وقت یہہ نوحہ ہمارے ملک ہندوستان میں سُنائی دیتا ہی۔ اگر آپ نے ابھی تک اس دردناک نوحہ کی آواز نہیں سُنی تو آپ ذرا مہربانی کرکے راجپوتانہ کی گشت کریں جو تصویر نبی نے پیش کی ہی ٹھیک اسیطرح اس وقت راجپوتانہ کی تصویر کی ہی۔

ہم ایک آرٹیکل قحط کا مطبوعہ ۲۲ ستمبر ۹۹ء اخبار نورافشاں میں تحریر کرچکے ہیں اور ہندوستان کے باشندوں کو آگاہ کردیا تھا۔ مگر ہندوستان کے باشندوں نے اب تک کچھ خیال نہیں کیا اور اپنی بُرائیوں میں آپ ہی برباد ہورہے ہیں۔ اس وقت ہم ناظرین کی خدمت شریف میں ہندوستان کی موجودہ حالت کی نظیر پیش کرتے ہیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ آیندہ ہندوستانی اس سے سبق سیکھیں گے۔

عرصہ پانچ سال سے ہندوستان کے ایک نہ ایک حصہ پر قحط متواتر رہتا ہی۔ ابھی دو سال نہیں کہ پورب میں ایک ایک بندہ خدا ایک ایک روپیہ کو فروخت ہوگیا۔ اب اس وقت راجپوتانہ میں ایک ایک بچہ ایک سیر اناج پر فروخت ہورہا ہی۔ حالانکہ ہمارے ملک میں اتنا غلہ جمع ہی جتنا غلہ یوسف نے ملک مصر میں سات برس کے لیئے جمع کیا تھا۔ مگر افسوس ہی کہ پھر بھی انڈیا کے لوگ بھوک سے مررہے ہیں۔ ایک ایک ساہوکار کے پاس ہزاروں من غلہ جمع ہی اور بڑے بڑے کھتے اور کوٹھے بھرے پڑے ہیں جو ساہوکار باہر نہیں نکالتے اور ایسے وقت پر خرچ نہیں کرتے مگر اس بات کے امیدوار ہیں کہ اور زیادہ کال پڑے تو غلہ گراں فروخت کریں اور روپیہ خوب جمع کریں۔ افسوس اگر کوئی غریب ان کے پاس ایک روپیہ لیکر جاتا ہی تو گیہوں نہیں دیتے بلکہ صاف کانوں پر ہاتھ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے پاس نہیں ہی۔ ایک ایک گاؤں میں ایک ایک ساہوکار کے پاس پانچ چھ سو مانیاں[1] گیہوں جمع ہی۔ قصبے اور پرگنے اور ضلعے علیحدہ رہے۔ ہمارے قصبہ شادیوال میں ایک ایک ساہوکار کے چھ چھ سات سات کوٹھے گیہوں کے بھرے پڑے ہیں۔ مگر ایک دانہ کسی کو نکال کر نہیں دیتے بلکہ اگر دو چار روپیہ کا اناج اور ہاتھ لگ جاتا تو وہ بھی بوریوں میں بھرکر اندر رکھ لیتے ہیں۔ افسوس انڈیا کے لوگوں پر۔

اور پھر شہروں میں تو غریب غربا محنت مزدوری کرکے اپنا گذارہ کرلیتے ہیں۔ مگر گاؤں اور قصبوں میں غریبوں کا بُرا حال ہی جہاں نہ محنت اور نہ کوئی مزدوری۔ اور ہندوستان میں لاکھوں ساہوکار ہیں جن کے پاس کروڑوں من اناج جمع ہی۔ معلوم نہیں کہ وہ کس وقت نکالیں گے۔ غرض ہندوستان میں ابھی اتنا غلہ موجود ہی اگر اور پانچ سال یہی حالت رہے تو بخوبی گذارہ ہوسکتا ہی۔ مگر ہندوستان کے لوگوں کو کون سمجھائے۔ ای انڈیا کے لوگو تم پر افسوس خاصکر ساہوکاروں پر جن کے دل میں ذرا رحم نہیں کہ ہم وطن بھوکے مررہے ہیں۔ اور آپ جمع کرنے کے درپے ہیں۔ ہمارے ملک کے لوگوں کے دلوں میں ہمدردی کی بوتک بھی نہیں۔ ای انڈیا کے لوگو آؤ میں تمہیں سچی ہمدردی کا نشان دکھلاؤں۔ ذرا اپنی آنکھیں کھولو اور کانوں سے سُنو۔ امریکہ کے باشندوں کے ساتھ آپ کا کیا تعلق ہی۔ وہ ہم سے بہت دور دوسری دنیا پر آباد ہیں۔ اور ہمارا ان سے کسی طرح کا لین دین نہیں ہی اور نہ وہ ہمارے قرضدار ہیں مگر پھر بھی انسانی ہمدردی کے لحاظ سے لاکھوں روپیہ جمع کرکے ای انڈیا کے بچو تمہاری خاطر روانہ کرتے ہیں اور کررہے ہیں۔ اور غلہ کے جہاز بھرکے ہندوستان کے فرزندو تمہاری خاطر ارسال کررہے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی دریافت کیا کہ اس کی کیا وجہ ہی؟ آؤ میں تمہیں بتلاؤں۔ ذرا گوش ہوش کھولکے سُنو۔ یہہ صرف مسیحی محبت کی تاثیر کا ایک جزو ہی۔ اور مسیحی مذہب کا ایک خاصہ ہی جس سے تم اب تک بے بہرہ ہو۔ آپ کے خیال میں کبھی انسانی ہمدردی کی بوتک نہیں آئی۔ اور جرمن اور اہل یورپ کے دیگر ممالک ہزاروں پونڈ جمع کرکے ای ہندوستان تیرا پیٹ بھرتے ہیں۔ مگر پھر بھی تو اپنی بے ایمانی سے بھوکا مررہا ہی۔ ای ہندوستان ذرا اپنی آنکھ اٹھاکر دیگر ممالک کی طرف خیال کر تیری پرورش کی خاطر کیا کیا سامان جمع کررہے ہیں۔ یہہ انسانی ہمدردی کا ایک اعلی نشان ہی ذرا غور کرو۔

بالفرض اگر ای ہندوستان اہل امریکہ و اہل یورپ کا دل تیری مانند ہوتا تو تو کبھی کا برباد ہوگیا ہوتا یہہ ای انڈیا تیری خوش نصیبی ہی کہ خدا کے بندے مسیحی دل

[1] دس من کی مانی ہوتی ہی۔



رکھتے ہوئے تیری مدد کرنے کو مستعد ہیں اور کال و تنگی میں تیری مدد کرتے ہیں۔ یہہ سب مسیح کے دین کی خوبی ہی کہ ان کے دل انسانی ہمدردی سے بھرے ہوئے ہیں اور اپنی جان دینے کو حاضر ہیں۔ مگر ای ہندوستان کے فرزندو مسیح سے دور تمہارے دل سخت پتھر کی مانند ہیں۔ اپنا ہی بھلا چاہتے ہو اور دوسرے انسان اہل وطن اور ہم جنسوں کی کچھ پرواہ نہیں خواہ برباد ہو ویں مگر تم تو عیش کرتے ہو۔ تم کو ای خود غرضو ذرا پرواہ نہیں ؛

ہندوستان کے باشندوں کے دل میں ہمدردی کیوں نہیں اس کا کیا سبب ہی؟ خاص سبب یہہ ہی کہ ہندوستان نے ابھی تک مسیح کو قبول نہیں کیا۔ اگر ہندوستان مسیح کو قبول کرتا تو مسیح اس کو ہمدردی کا سبق سکھاتا۔ جیسے اہل امریکہ اور اہل یورپ کو مسیح نے سکھایا ہی۔ ای انڈیا جاگ جاگ مسیح تجھے روشن کرے۔ ای ہندوستان اپنی آنکھ کھول کر دیکھ تیرے ملک پر خدا کا قہر نازل ہی۔ اور معلوم نہیں کہ ابھی کیا ہوگا۔ تیرے فرزند ای ہندوستان برباد اور تباہ و تنگ حال ہو رہے۔ اور تو غفلت کی نیند میں ایسا سویا کہ کروٹ نہیں لیتا۔ آؤ ای انڈیا کے باشندو ذرا اپنے ملک کی بہتری اور اپنے ہم جنسوں کی بہبودی کی خاطر مسیح کے قدموں پر گرو۔ تو مسیح تمہیں محبت کا سبق سکھایگا تاکہ ایسے بڑے وقت میں اپنے کو ٹھو نکے دروازے کھولو اور بھوکوں کو کھلاؤ اور مصیبت زدوں کی مدد کرو اور چندے کھولو کہ تمہارے بھائی بچیں ؛

ای صاحب کیوں شور مچایا ہی۔ کیوں ہمارا مغز کھالیا ہی۔ ہم نے تو چندہ کھولا ہی اور ٹرنسوال کی لڑائی کے واسطے جگہہ جگہہ چندہ ہو رہا ہی تم بے فایدہ بک بک کر رہے ہو ؛

افسوس غیر ملک کے لوگوں کی تو مدد ہو رہی ہی۔ مگر اپنے ہم وطن تباہ ہو رہے ہیں۔ کیا گورنمنٹ نے تم کو منع کیا ہی؟ کہ تم لڑائی کے لئے روپیہ چندہ کرو اور اپنے ملک کی کچھ پرواہ نہ کرو۔ ای انڈیا کے لوگو اس بات میں تم ہوشیار ہو۔ مگر ملکی ہمدردی کیطرف سے تمہارے پاس کچھ نہیں۔ خزانے تو زمین کے نیچے گاڑ کر رکھتے اور گیہوں کھتو نمیں جمع رکھتے ہو پر کہتے ہو کہ ہمارے پاس کچھ نہیں۔ اور اخباروں میں بیفایدہ دھوم مچا رکھی ہی کہ ہمارا ملک برباد ہوا برباد ہوا۔ مگر آپ کچھ نہیں کر سکتے ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے ہیں۔ اہل یورپ اور اہل امریکہ سے مدد آجاویگی۔ ای انڈیا کے رہنے والو مردہ دلو جاگو جاگو کہ وقت بُرا ہی ؛

ایک اور بربادی ہندوستان کے باشندوں کے ہاتھوں میں یہہ ہی کہ اگر کوئی غیر ملک کا باشندہ یا کوئی پادری صاحب یتیم لاوارث بیواؤں اور بیکسوں کی مدد کرنے لگے تو تمام ملک کو سر پر اُٹھا لیتے ہیں کہ پادری صاحبان اپنا دین بڑھانے کے واسطے عیسائی بناتے ہیں۔ بے دین کرتے ہیں۔ بیدھرم کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ گویا دل حسد سے پھٹا جاتا ہی۔ نہ تو آپ ان کی کچھ پرورش کرتے ہیں اور اُلٹا کرنے والوں کی مخالفت کرتے ہیں اور الزام لگاتے ہیں ؛

ای ہندوستان آج ہم پکار کر کہہ رہے ہیں کہ ہندوستان کی بہتری اور بہبودی کی ایک ہی صورت ہی وہ مسیح ہی۔ اگر ہندوستان مسیح کو قبول کرے تو ان سب آفتوں سے بچ رہیگا ورنہ کبھی آزاد نہ ہوگا۔ اور ایسے تنگ حال اور تباہ و برباد ہوگے کہ پھر تمہارے نالہ کی آواز نہ سُنی جاویگی مگر جو تو آج مسیح کی آواز سُنے اور اپنے دل کو سخت نہ کرے اور مسیح کی طرف رجوع کرے تو تازگی بخش ایام آویں گے۔ کاش کہ میرے نوحہ کی صدا ہر ایک شہر اور گاؤں میں پہنچائی جاوے کاش کہ گھر گھر میں میرے نالہ کی آواز سُنی جاوے۔ کاش کہ تم آج ہی اپنی حالت کو سوچکر مسیح کی طرف متوجہہ ہو۔ انڈیا کی بہتری و بہبودی مسیح میں منحصر ہی اور بغیر مسیح کے بربادی اور تباہی ؛

راقم

جان کینٹل

امتحانِ قانونگوئی

ایڈیٹر صاحب

تسلیم۔ شاید آپ کو اور ناظرین نورافشان کو یاد ہوگا کہ ایک نوجوان مسیحی عمر خطاب خاں نے آپ کے اخبار (اپریل ۹۶ء کے پہلے پرچہ) میں اپنے عیسائی ہونے کا ذکر مشتہر کیا تھا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان کا مختصر حال جو عموماً دلچسپی اور فایدہ سے خالی نہ ہوگا بیان کریں۔ ہمیں خوب یاد ہی کہ جب یہہ نوجوان ۹۶ء میں جہلم کو بطور امیدوار بندوبست کے کام کے لیے تشریف لے جا رہے تھے تو ریل گاڑی میں ان سے ملاقات ہوئی۔ اور اگرچہ پشاور سے نوشہرہ تک تھوڑا فاصلہ ہی تاہم ان کی گفتگو سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ مسیحی دین کے متلاشی ہیں۔ خیر ہم تو نوشہرہ پہنچکر اُتر گئے اور یہہ نوجوان آگے چلے۔ کچھ عرصہ کے بعد ان سے خط آیا اور آخر کار ہم نے ان کا ایک اشتہار آپ کے اخبار میں ان کے عیسائی ہونے کا مقام بھیرہ سے پڑھا۔ جس سے بہت خوشی ہوئی تھی۔ اور جس میں انھوں نے اپنی سرگذشت مختصر طور پر

وسیع کی تھی۔ کچھ عرصہ تک یہہ نوجوان جہلم میں جناب پادری سکاٹ صاحب کے پاس رہا۔ مگر زیادہ چاہتے تھے کہ پشاور ہی میں اپنے افغان بھائیوں کے درمیان کام کریں۔ چنانچہ آخرکار وہ خدا کی مرضی سے پشاور بلائے گئے۔ مگر یہاں پر بعض تاریکی کے فرزندوں سے سننے میں آیا کہ بباعث مشکل ہونے امتحان کے عمر خطاب نے مشن میں آسایش اختیار کی۔ مگر ہمارے بھائی نے اس بات کو یاد رکھا اور آخرکار اپریل ۱۹۱۰ء کو امتحان قانونگوئی میں بمقام راولپنڈی شامل ہوئے۔ اور بارہ امیدواران قانونگوئی ہندو و محمدیوں میں ہمارے عیسائی بھائی نے سب سے اول نمبر رہ کر اپنی لیاقت کا اظہار دیا۔ مگر ناظرین یہہ صرف اسی امتحان میں انہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو بچپن ہی سے اپنے ہم جماعتوں یا ضلع کے طالب علموں میں اول نمبر رہنے کا خیال رہا۔ چنانچہ اپر پرائمری کے امتحان میں اپنے ضلع کے سب طالب علموں سے اول نمبر رہ کر وظیفہ حاصل کیا۔ اسی طرح مڈل اور انٹرنس میں بھی اور یہی حال ان کا پٹوار کے امتحان میں رہا تھا۔

اور زیادہ تر خوشی کی بات تو یہہ تھی کہ جب یہہ نوجوان امتحان مڈل و انٹرنس کی تیاری میں مشغول تھا اُس کو ساتھ ساتھ اس زندگی کے بڑے امتحان کا بھی خیال رہا۔ یہاں تک کہ بعد پاس کرنے امتحان انٹرنس کے انہوں نے آخرکار مارچ ۱۹۰۹ء میں ایک بڑا بھاری امتحان پاس کر کے حیات ابدی کا سرٹیفکٹ خداوند مسیح کے کفارہ پر ایمان لانے کے سبب سے حاصل کیا۔ ہم ان کے مسیحی احباب کو جو مختلف مقاموں پر ہیں خوشخبری دیتے ہیں۔ اور نوجوان مولوی عمر خطاب خاں سے امید رکھتے ہیں اور منتظر ہیں کہ آیندہ کو وہ پھر کون سے امتحان میں کامیاب ہو کر اول نمبر رہنے کی خوشخبری سنائینگے۔

راقم
ابوالعزیز

سپاٹو مشن کی مختصر کیفیت

یہہ ایک خوش نما چھوٹی چھاونی کسولی اور شملہ کے درمیان میں واقع ہے۔ اس کے چاروں طرف اونچے اونچے سبز رنگ کے پہاڑ نہایت خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ اور موسم سرما میں جس وقت ان پر برف گرجاتی ہے اس وقت اور زیادہ خوبصورت نظر پڑتے ہیں۔ چھاونی کے نزدیک دیسی ریاستیں ہیں جن کی رہایش ان کے واسطے جو ایک دفعہ علاقہ انگریزی میں رہ چکے نہایت دشوار معلوم ہوتی ہے کیونکہ بندوبست بالکل نرالا ہے۔

آبادی۔ اس چھاونی میں قریب ۱۸۰۰ کے ہے اور چاروں طرف چھوٹے چھوٹے گاؤں بھی ہیں چھاونی کے لوگ مختلف کام کر کے اپنی روزی پیدا کرتے ہیں۔

آب و ہوا۔ اس جگہہ کی آب و ہو نہایت معتدل ہے۔ کیونکہ یہہ پہاڑ سمندر کی سطح سے قریب ۴۵۰۰ فٹ بلند ہے۔ اگرچہ پانی کے چشمے جابجا کم و بیش اول بھی جاری تھے۔ لیکن موسم گرما میں اکثر پانی کی قلت ہو جاتی تھی اب ہماری مہربان سرکار نے بہت روپیہ خرچ کر کے جابجا پانی کے نل جاری کر دئے ہیں اور اب وہ تکلیف رفع ہو گئی۔

لوگ۔ زیادہ تر نوکری پیشہ ہیں۔ جو لوگ دیس سے یہاں نوکری کے واسطے آتے وہ اکثر بد اخلاق اور جاہل ہوتے ہیں اور جو پہاڑی ہیں ان کا چلن تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے بہت بُرا ہے۔ زنا اور شرابخوری ان کے درمیان زیادتی سے رائج ہے اور شادی کوئی چیز نہیں ہے۔ روپیہ دیکر عورت کو لاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے اُس گھر سے ناخوش ہووے تو عورت اتنا روپیہ ادا کر دیوے پھر دوسرے آدمی کے ساتھ آزادی سے جا سکتی ہے۔ اس بات میں آدمی اور عورت دونوں کے حق برابر ہیں۔ پردہ کی رسم یہاں پر بہت کم ہے۔ حرامکاری کے لئے خاص دیوتوں کی پوجا کی جاتی ہے۔ اس بُرے کام کی وجہہ سے جذام کا مرض یہاں پر بہت ہے۔ یہاں جذامخانہ میں فی الحال ایک سو مریض ہیں جن کے بیان سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ قریب قریب سب کو شروع میں ایک مرض ہوا تھا جس سے بعد میں جذام ہو گیا۔

یہہ پہاڑی لوگ اگر ایک بار اپنے دیوتے کو درمیان لاکر کوئی وعدہ کر لیویں تو پھر ہرگز اس کے خلاف نہ کریں گے۔ لیکن اب گورا سپاہ کو دیکھ کر بالکل سنگدل ہو گئے اور ان لوگوں کے دلوں میں کسی طرح کا خوف نہیں ہے۔

ایسے لوگوں کے درمیان یہاں پر پرسبیٹرین کلیسیا کا کام ہو رہا ہے اگرچہ بہت عرصہ سے مشن نے یہاں پر کام کھولا اور کئی ایک دیندار لوگوں نے اپنی زندگی کو ان لوگوں کے بچانے کے واسطے صرف کر ڈالا جن کی خدمتوں کے نشان اب تک موجود ہیں۔ لیکن جو رونق اب چند برسوں سے اس کلیسیا نے پکڑی وہ پہلے کبھی نہ تھی۔ ہر کام میں ترقی کے آثار نمودار ہیں۔ ہر طرح پر کوشش کی جاتی ہے کہ لوگ عیسیٰ کے پاس آویں اور خدا کا شکر ہو کہ اکثر لوگوں نے اس کو قبول بھی کر لیا ہے۔ یہہ لوگ

بُرائی سے باز رہنے کی بہت فکر کرتے ہیں۔ کلیسا کے کل شرکا ہر ایک نیک کام میں ہاتھ لگانے کو ہمیشہ مستعد رہتے ہیں۔ چند روز ہوئے کہ جب ہم نے خبر پائی کہ اندور۔ دھار اور رتلام میں لوگ کال سے بہت دکھ پا رہے ہیں تو فوراً کچھ روپیہ ان کی امداد کے واسطے بھیجدیا۔ تمام کو رٹیوں نے اگرچہ بہت غریب ہیں ایک ایک آنہ دیدیا اور بعضوں نے دو دو آنہ دئے لڑکوں اور لڑکیوں نے بھی اپنی خوراک میں سے کوئی چیز چھوڑ کر فروخت کی اور وہ قیمت چندہ میں دیدی بعض لوگوں نے کپڑا اسلائی کرکے مزدوری اس چندہ میں دیدی۔ غرض یہہ کہ ہر ایک شریک نے کچھ نہ کچھ دیا۔ کرسچن انڈیور اور سنڈے اسکول بہت رونق کے ساتھ ہوتے ہیں۔ کل کارندے جفاکشی سے اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔ بازار اور دیہاتوں میں برابر منادی ہوا کرتی ہے۔ اور صاحب لوگوں کے بنگلوں پر نوکروں کو تعلیم دی جاتی ہے اس کلیسیا میں اگرچہ گذشتہ دو ایک سال بھائیوں کے درمیان کچھ جھگڑا تھا لیکن ان دنوں خوب میل ہے کیونکہ فساد کی جڑ بالکل اکھیڑ ڈالی گئی۔ کام چاروں طرف بہت ہے اور دیندار مسیحی کارندوں کی بہت ضرورت ہے۔ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی کبھی کمزور لوگ بھی کام میں شامل ہو گئے جن کی بعض کمزوریاں اور بد نمونے غیر قوموں کے بیچ آج تک یہاں کے کام میں رکاوٹ کے باعث ہیں۔ بڑی شرم اور افسوس کی بات یہہ ہے کہ بعض وقت کسی خاص مطلب سے لوگوں کو جھوٹ بولنا اور دیو پوجا وغیرہ باتیں کرنے کی ترغیب دی۔ یہہ لوگ اب ہم کو بولنے تک نہیں دیتے ہیں۔ ہماری دعا ہے خدا سے کہ وہ اس کام میں اپنے سچے لوگوں کو بھیجے۔

کلیسیا کا کام۔ اس کلیسیا میں تین قسم کے لوگ شامل ہیں۔ اوّل جذا خانہ میں ایک جماعت ہے جس کے درمیان ۷۰ عیسائی مرد عورت اور بچے ہیں۔ یہہ لوگ روز جذا خانہ کے عبادت خانہ میں جمع ہو کر کلام کو پڑھ کر اور گیت گا کر خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ یہہ لوگ بڑے شوق سے کلیسیا کے حکموں کو مانتے ہیں اور خدا کا خوف مانکر بری باتوں کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ سبت کی بڑی عزت کرتے ہیں۔ دوسری جماعت مشن اور جذا خانہ کے ملازموں کی ہے جس کا کل شمار قریب ۵۰ کے ہے۔ یہہ لوگ دیگر کلیسیاؤں کے موافق اپنی عبادت اور جلسے کیا کرتے ہیں اور انتظام عدالت کے تابعدار ہیں۔ تیسری جماعت میں خدمتگار بیرے اور صاحب لوگوں کے دیگر ملازم ہیں۔ ان کا شمار قریب ۴۰ کے ہیں۔ یہہ لوگ ہفتہ میں تین بار عبادت میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور اپنے چلن سے آپ کو عیسائی ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے واسطے عبادت میں اتوار کے دن حاضر ہونے کی غرض سے اس سال یہہ بندوبست کیا گیا کہ رات کے ۹ بجے ایک عبادت ہوتی ہے جس میں صرف یہی لوگ آتے ہیں۔ یہہ لوگ بڑے شوق سے آتے ہیں۔ پاسٹر فنڈ اور اور امدادی چندے بہت خوشی سے آپ ہی جمع کرکے داخل کرتے ہیں۔ شریر آدمی کو پنچایت کرکے سزا دیتے ہیں اور ہمارے فرضی پاسبان کو ہمیشہ سرپنچ بناتے ہیں اور اس کی صلاح کو قبول کرتے ہیں۔ غرضکہ کل مسیحی اپنی اپنی لیاقتوں اور بخششوں کے موافق شیطان سے لڑتے ہیں اور برائی کو اپنے بیچ سے دور کرتے جاتے ہیں۔

پاسبان اس کلیسیا میں کوئی نہیں ہے۔ صرف دو ایلڈر ہیں۔ ایک ایلڈر ہمارا اُٹھنا ہوا پاسبان ہے۔ اگرچہ وہ اس عہدہ کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہے تو بھی اس کام کو شوق اور دل ہی سے کرتا ہے۔ یہہ سارے کام اسی کی کوشش کا نتیجہ ہیں۔ وہ روحانی اور جسمانی علاج دونوں بہت کوشش سے کرتا ہے اسی وجہہ سے اکثر لوگ اس کی مانتے ہیں۔ کلیسیا کا کوئی ایسا کام اور جلسہ نہیں ہے جس میں وہ شامل نہ ہووے۔

ہمارا بہت روپیہ ہر سال باہر سے خادم الدین کے بلانے میں صرف ہوتا ہے۔ خادم الدین کی ضرورت ہم کو ہمیشہ بنی رہتی ہے۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ جلد ہم کو ایک پاسبان بخشے۔ ہم کو فی الحال اور کوئی ضرورت نہیں ہے۔ صرف یہہ کہ کلیسیائیں ہمارے ساتھ دعا کریں کہ اس سال ہم کو ایک پاسبان ضرور مل جاوے۔ مسیحی بھائیو آپ لوگ ضرور ہماری حاجت روائی کے لئے دعا کریں فقط۔

راقم

ڈبلیو۔ ایس فیلڈ

مشن ہسپتال سخی سرور

اس قصبہ سخی سرور میں آج کل ہزارہا زیارتی لوگ جوق در جوق ملک پنجاب کے اکثر اضلاع سے آرہے ہیں۔ چاروں طرف ڈھولوں نقاروں اور چھینوں کی آوازیں آتی ہیں اور بھرائی لوگ جو ڈھول بجانے والے ہیں وہ سخی سرور کی تعریف میں گاتے بجاتے ہیں۔ ہر روز سخی سرور کی قبر پر کوڑیوں اور پیسوں کے ڈھیر لگ جاتے ہیں۔ قبر کو لوگ چومتے اور مٹھی چاپی کرتے ہیں اور مرادیں مانگتے ہیں غرض کہ ہزارہا جہالت کی باتیں کرتے ہیں

گویا بت پرستی یا قبر پرستی کا اعلیٰ مرکز یہہ جگہہ ہی جس طرح یہہ علاقہ غیر آباد اور سنگلاخ ہی۔ اسی طرح ان لوگوں کے دل بھی پتھر ہیں۔ خداوند تعالیٰ جو زندہ اور سب کائنات کا خالق ہی اس کو یہہ لوگ بالکل بھولے ہوئے ہیں۔ اپنی گمراہی کے سبب مُردوں کو مانتے ہیں جن کی ہڈیاں بھی خاک ہو گئی ہیں۔ افسوس ہی ان لوگوں پر کہ جہالت کے گڑھے سے کب نکلیں گے۔ گدی نشینوں اور پیرزادوں اور مجاوروں نے ان کو گمراہ کر رکھا ہی وہ مسندوں پر بیٹھکر لوگوں کو ٹھگ رہے ہیں اور تعویذ وغیرہ دیکر اور جھوٹی تاویلیں بناکر لوگوں کو دام فریب میں لا رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے ڈیڑھ سال سے یہاں مشن ہسپتال قایم ہوا ہی تاکہ لوگوں کا روحانی اور جسمانی علاج کیا جاوے۔ اس علاقہ کے لوگ اب مشن شفاخانہ کی قدر کرتے ہیں اور اپنی جہالت کا اقرار کرتے جاتے ہیں یہہ صرف انجیل شریف کی برکت ہی کہ ان کو جہالت سے نکال رہی عنقریب وہ دن آنے والا ہی کہ خداوند اس چھوٹی سی کلیسیا کو برکت دیگا اور یہاں مسیحی جھنڈا مضبوطی سے قایم کیا جاویگا اور لوگوں کے معبود ذلیل ہونگے۔ خداوند دن بدن اپنے کام کو یہاں بڑھا رہا ہی کیونکہ روز بروز کلام کا بیج ان کے دلوں میں بویا جاتا ہی۔ گذشتہ یعنے سنہ ۹۹ء کے سال میں جو مشن شفاخانہ کے ذریعہ کام ہوا اس کی تفصیل یہہ ہی۔

New Patients 1632

Total visits 3106

In patients 29.

Operation 150

یعنے استے لوگوں نے جسمانی اور روحانی علاج پایا ؂

داقم

خیر الدین

مراسلہ

جناب اڈیٹر صاحب یوں تو اس دنیا میں بہت سی چیزیں ہیں جن سے انسان کو پرہیز کرنا چاہئے مگر شراب۔ چرس۔ بھنگ۔ افیون۔ اور دیگر منشی چیزوں سے جن کا استعمال اس ملک میں بکثرت ہوتا ہی ضرور پرہیز واجب ہی دیکھنا چاہیے کہ ان کے استعمال سے کیا کیا نقصان ہوتے ہیں۔ جسم کمزور ہو جاتا ہی آنکھوں کی بینائی میں فرق آجاتا ہی۔ دماغ اور عقل میں فتور ہو جاتا ہی بلکہ ایک طرح کی دیوانگی اور پاگل پن ظاہر ہونے لگتا ہی سب سے نقصان عظیم یہہ ہی کہ روپیہ بھی فضول برباد ہوتا ہی۔ نشہ کا مریض کبھی خوشحال دیکھنے میں نہ آیا بلکہ وہ جہنم کا وارث ہو جاتا ہی جو شخص کہ نشہ سے احتیاط رکھتا ہی وہ خوش حال رہتا ہی اس کے جسم میں طاقت برابر رہتی ہی خیالات نہایت پاکیزہ ہوتے ہیں۔ انگلینڈ کا ایک مشہور باشندہ منشی اشیا کا بڑا عادی تھا چالیس برس کے بعد اس نے نشہ کی چیزوں کو قطعاً ترک کر دیا پھر اس کی زندگی ایسی تندرستی اور خوشحالی سے گذری کہ ۸۰ برس کے سن میں اس نے کئی کتابیں تصنیف کیں اور سو برس کا ہوکر انتقال کر گیا مرتے دم اس کو ذرا بھی تکلیف نہ ہوئی بلکہ یہہ معلوم دیتا تھا کہ وہ خواب غفلت میں پڑا آرام کر رہا ہی۔ پس جہاں تک ہو سکے خود بھی اور نیز اُن لوگوں کو جو اس مرض میں مبتلا ہیں محفوظ رکھیں کیونکہ ان کے استعمال سے انسان بگڑتے بگڑتے جہنم کا وارث ہو جاتا ہی ؂ از نسوان

کثیر الازواجی کے فوائد

ایک صاحب جو در پردہ امہات المومنین کی حمایت کرتے ہیں کسی مسیحی سے فرماتے ہیں کہ تم کیا جانو کثیر الازواجی میں بہت فایدے ہیں خاصکر جب ایک ہی بی بی ہو جبکہ وہ حاملہ ہو اس حالت میں ہر ایک ایک بی بی والا ضرور حرامکاری میں پھنس جائیگا۔ اس واسطے نہایت ضرور ہی کہ ایک سے زیادہ جورواں رکھی جائیں۔ اس کا جواب بہت مشکل تھا اگر خود قرآن شریف اس معاملہ میں ہماری حمایت نہ کرتا ہم اس صاحب کو صلاح دیتے ہیں کہ سورہ بقر کے ذیل کا مقام پڑھکر اپنی طبیعت کو آسودہ کر لیں اور آیندہ کسی ایک بی بی والے کو دو بیبیوں کے شکنجہ میں نہ کھینچیں ویسئلونک عن المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوہن حتیٰ یطہرن فاذا تطہرن فاتوہن من حیث امرکم اللہ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم۔ ترجمہ اور سوال کرتے ہیں تجھکو حیض سے کہہ کہ وہ ناپاک ہی پس کنارہ کرو عورتوں کو بیچ حیض کے اور مت نزدیک جاؤ ان کے یہاں تک کہ پاک ہوں پس جب نہا لیں پس جاؤ ان کے پاس اس جگہہ سے کہ حکم کیا تم کو اللہ نے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہی پاکی کرنے والوں کو بیبیاں تمہاری کھیتیاں ہیں

واسطے تمہارے پس جاؤ کھیت اپنے میں جس طرح چاہو تم رکوع نمبر ۲۷ ؎

راقم

ک۔ن۔م۔ از فرخ آباد

پنجاب ریکارڈ فیصلجات فوجداری نمبر ۴ بابت

ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۹ء

باجلاس

مسٹر جسٹس اسٹاگڈن صاحب بہادر و مسٹر جسٹس ریڈ صاحب بہادر حکام

سکھا ملزم سایل (بنام) قیصر ہند رسپانڈنٹ بصیغہ نگرانی

مقدمہ نمبر ۲ ۱۷۷ سنہ ۱۸۹۷ء

خلاصہ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری مجریہ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۱۱۰ ضمانت نیک چلنی۔ شہرت عام۔ شہادت۔ مجسٹریٹ کا علم ذاتی ملزم کو جو موضع کالیاں ضلع جنیوٹ کا نمبردار تھا صاحب مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ ایک مچلکہ تعدادی الف ۱۰۰۰ معہ دو ضامنان نیک چلنی بابت عرصہ سال تحریر کرے۔ معلوم ہوا کہ ۱۲ عدد اشخاص نے شہادت اس مضمون کی دی کہ ملزم مال مسروقہ لینے کا عادی ہے اور ۳ عدد اشخاص نے یہہ گواہی دی کہ نام بردہ بروئے عام شہرت کے بیداغ چال و چلن کا شخص ہے۔ حکم صاحب مجسٹریٹ کو عندالاپیل صاحب مجسٹریٹ ضلع نے بحال رکھا۔ صاحب مجسٹریٹ ضلع نے اپنا فیصلہ ان الفاظ پر ختم کیا کہ ان کو ذاتی علم اس بات کا ہے کہ ملزم ایک مشہور گیرندہ مال مسروقہ کا ہے اور اس کے مسروقہ ہونے کا علم رکھتا ہے۔ ملزم نے چیف کورٹ میں درخواست بصیغہ نگرانی کی۔ یہہ قرار دیا گیا کہ ملزم کے خراب چال چلن کو ثابت کرنے کا بار مستغیث پر ہوتا ہے اور اس لئے جبکہ طرفین کی شہادت ایک معمولی اور رعایتی قسم کی ہو جیسا کہ اس کو عدالت نے مقدمہ حال میں تجویز کیا ہے تو استغاثہ ضرور ہے کہ ناکام رہے۔

بطور قاعدہ کلیہ شہادت کی جانچ اس کی نوعیت سے کی جانی چاہئے نہ اس کی مقدار سے۔

نیز یہہ قرار دیا گیا کہ مقدمہ کا فیصلہ محض ایسی شہادت سے کیا جانا چاہئے تھا جو عدالت میں قلمبند کی گئی تھی اور یہہ کہ صاحب مجسٹریٹ ضلع کو اپنے ذاتی علم پر حصر کرنیکا حق نہ تھا۔

قانون درباب ضمانت نیک چلنی کے ایک سخت قانون ہے جس کا استعمال بطور ذریعہ تشدد آسانی سے کیا جا سکتا ہے اور اس لئے اس کا نفاذ بجز ان صورتوں کے نہیں کیا جانا چاہے جن میں بہترین وجوہات ممکنہ موجود ہوں۔ ایسی صورت میں صاحبان مجسٹریٹ پر واجب ہے کہ نہایت احتیاط اور عدم رعایت کو کام میں لاویں اور اس امر میں محتاط رہیں کہ ان پر خارجی گپ اور بے ٹھکانہ افواہ کا اثر نہ پڑے ؎

مرزا قادیانی کی درخواست پر ایک نظر جو انہوں نے حضور بشپ صاحب لاہور کی خدمت میں پیش کی ؎

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ "بشپ صاحب لاہور نے مسلمانوں کو اس بات کی دعوت کی ہے کہ اگر وہ چاہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقابل اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معصوم ہونا ثابت کر کے دکھلاویں"

اس کے بعد مرزا صاحب نے ایک طویل تحریر میں یہہ ظاہر کیا کہ اس بحث سے کوئی عمدہ نتیجہ نہ نکلیگا۔ اس لئے کہ تمام قوموں میں اس امر پر اتفاق نہیں ہے کہ فلاں فعل گناہ اور فلاں ثواب ہے بلکہ جو فعل ایک فرقہ کے نزدیک نیک سمجھا جاتا ہے۔ وہی فعل دوسرے فرقہ کے نزدیک گناہ ہے مثلاً ایک مذہب میں سور کا چھونا بھی گناہ ہے اور دوسرے فرقہ کے نزدیک سور عمدہ غذا ہے وغیرہ۔ پس کسی کو معصوم ثابت کرنے سے عمدہ نتیجہ پیدا نہ ہوگا۔ کیونکہ پبلک کا اس پر اتفاق نہیں ہو سکتا۔ اگر اس امر پر مباحثہ ہو کہ "ان دونوں نبیوں میں سے کمالات ایمانی و اخلاقی و برکاتی و تاثیراتی و قولی و فعلی و ایمانی و عرفانی و علمی و تقدسی وغیرہ میں کون افضل و اعلیٰ ہے" تو اس سے فائدہ ہوگا۔

ہم کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کا یہہ عجیب مغالطہ ہے۔ اول بموجب فرمانے مرزا صاحب کے بشپ صاحب نے صرف محمدیوں کو مسیح خداوند کے مقابل محمد صاحب کی معصومیت ثابت کرنے کو للکارا ہے۔ آپ کو اس سے کیا غرض کہ فلاں فرقہ فلاں فعل گناہ سمجھتا ہے اور فلاں اس کو جائز سمجھتا ہے۔ بشپ صاحب تو محمدیوں ہی کے مسلمات کے رو سے محمد صاحب کو خاطی ثابت کرتے ہیں۔ اور رنگ محل لاہور میں بارہ ۱۲ سو آدمیوں کے سامنے ثابت کر دیا کہ محمد صاحب معصوم نہیں ہیں اور جو جواب مرزا صاحب کے کسی مرید نے اس وقت جلسہ میں پڑھ کر سنایا مسلمانوں ہی نے اس کو

بڑی نفرت اور حقارت سے سُنتا۔ بلکہ مسلمان سُننا بھی نہیں چاہتے۔

دوئم۔ یہہ تو سچ ہی کہ بعضے فعل ایک مذہب میں حرام ہیں دوسرے میں جائز ہیں۔ اور اس بنا پر مرزا صاحب چاہتے ہیں کہ معصومیت پر مباحثہ نہ ہو۔ بلکہ کمالات ایمانی و اخلاقی وغیرہ پر ہو۔

ہم کہتے ہیں کہ بیشک جیسا کسی فعل کے گناہ اور جائز ہونے پر متفق نہیں ہی ویسے اخلاقی اور ایمانی اور تقدسی اور غیبدانی وغیرہ کمالات پر بھی متفق نہیں ہی۔ مثلاً ایک مذہب یہہ مانتا ہی۔ ایک سے زیادہ جورو کرنا جائز نہیں ہی۔ دوسرا چار تک جائز رکھتا ہی۔ ایک مذہب گالی کے عوض گالی دینا بداخلاقی سمجھتا ہی۔ دوسرا اس کو جائز جانتا ہی۔ ایک کا عرفان یہہ ہی کہ بہشت میں حوریں اور غلمان ملیں گی۔ دوسرا اس عرفان کو جہالت خیال کرتا ہی۔ ایک سمجھتا ہی کہ مرنے کے بعد سب لوگ خدا کے سامنے حاضر ہونگے۔ دوسرا اس کو بے وقوفی جانتا ہی۔ ایک شخص جورو کو راضی کرنے کے لئے جھوٹ بولنا جائز جانتا ہی۔ دوسرا جھوٹ بولنا گناہ سمجھتا ہی۔ خواہ وہ کسی موقعہ پر بولا جاوے وغیرہ۔ پس جو اعتراض مرزا صاحب نے معصومیت پر مباحثہ کرنے کے بارے میں پیش کئے ہیں۔ وہ اعتراض اس دوسرے پہلو پر بھی وارد ہوتے ہیں۔ اس لئے مرزا صاحب کا مدعا بشپ صاحب کی خدمت میں یہہ عرض کرنے کا معلوم ہوتا ہی کہ ہم محمد صاحب کی معصومیت مسیح خداوند کے مقابل ثابت نہیں کرسکتے۔ کیونکہ جس بنا پر وہ معصومیت پر گفتگو کرنے سے ڈرتے ہیں۔ وہی ڈر اور دباؤ اس دوسرے پہلو پر بھی پڑا ہی۔

سوئم۔ ہم کہتے ہیں۔ معصومیت کی تعریف میں مختلف مذاہب کا اختلاف کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن وہ معصومیت جو محمدیوں اور عیسایوں میں مسلمہ ہی جب اسی کے روسے محمد صاحب معصوم ثابت نہ ہوئے تو باقی صفات یعنے کمالات ایمانی اور غیبدانی وغیرہ محمد صاحب میں تلاش کرنا ہی لاحاصل اور بیفایدہ ہی۔

علاوہ بریں ان صفات میں تو محمد صاحب اور خداوند مسیح کا مقابلہ کرنا ہی عبث ہی ۔

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی؟

ہر ایک شخص خواہ کیسا ہی کوتاہ نظر کیوں نہ ہو دیکھ سکتا ہی۔ مسیحی برکات اور عرفان اور تاثیرات نے جہان میں کیا کچھ کر دکھلایا۔ جہاں مسیح گیا اس نے لوگوں کی عقلوں اور دلوں کو منور کر دیا۔ مگر جہاں محمد گیا وہاں جہالت اور تاریکی نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنا لیا۔ اگر مرزا صاحب کو عملی طور پر ثبوت لینا ہو تو افغانستان۔ عرب۔ ایران۔ ٹرکی۔ کی سیر کریں۔ ان کو معلوم ہوگا کہ محمد صاحب کے کمالات ایمانی اور عرفانی اور تاثیراتی نے ان لوگوں پر کیا اثر کیا ہی +

چہارم۔ چند مرزائی صاحبان نے ایک درخواست بمراد مباحثہ بھی بشپ صاحب کی خدمت میں پیش کی ہی۔ تاکہ ان پر ظاہر ہو جاوے کہ سچا مذہب کونسا ہی؟

ہم کہتے ہیں کہ بغیر مباحثہ کے یہہ امر ظاہر ہو سکتا ہی کہ وہ دیکھیں کہ محمدی مذہب نے دنیا میں کیا کیا اور مسیحی مذہب نے کیا کیا ہی۔ محمدی مذہب کے سچے اور اعلیٰ درجہ کے پیروں کے اخلاق اور خیالات اور روزمرہ کی زندگی کس طرح کی ہی اور مسیحی مذہب کے اعلیٰ درجہ کے پیروں کے اخلاق اور افعال کیسے ہیں یعنے یہہ دیکھا جاوے کہ سچا مسیحی کس رنگ میں رنگا جاتا ہی۔ اور سچا محمدی کیسے رنگ میں۔

آپ لوگوں کے نزدیک مرزا صاحب اعلیٰ درجہ کے محمدی ہیں۔ جیسے کہ آپ نے اپنی درخواست میں ذکر کیا ہی۔ پس مرزا صاحب کی تحریرات کو جو محمدیوں اور آریوں اور عیسائیوں کے مقابل لکھی گئی ہیں دیکھو کہ ان میں مرزا صاحب نے اپنے اخلاق محمدی کا کیسا نقشہ اُتارا ہی کہ کمینہ لوگوں کی طرح گالی اور گلوج سے اپنے منہہ کو پر کر دیا۔ اگر یہہ کہا جاوے کہ مقابل فریق نے بھی اسی طرح سے زباندرازیاں کی ہیں تو بھی یہہ ظاہر ہوا کہ آریوں اور دیگر محمدیوں اور عیسائیوں کے اخلاق سے جنکو مرزا صاحب نفرت سے دیکھتے ہیں۔ مرزا صاحب کے اخلاق بہتر نہ ہوئے اور ان محمدی صفات کے اثر سے جن پر مرزا صاحب پھولتے ہیں مرزا صاحب بھی متاثر ہو گئے

پنجم۔ اس مباحثہ سے البتہ یہہ فایدہ مرزا صاحب کو ہو سکتا ہی کہ آتھم صاحب کے مقابلہ میں مرزا صاحب کو سخت زک اُٹھانی پڑی اور جو پیشینگوئی ختم ٹھہرائی گئی وہ جھوٹی نکلی۔ اور مرزا صاحب کی حالت کس نمپرسی کی ہو گئی۔ اب بشپ صاحب سے مباحثہ اگر اڑگیا تو آخیر دن پر مرزا صاحب ایک پیشینگوئی بشپ صاحب کی نسبت کر دینگے اور اسکے خطا ہو جانے پر تعبیر دلاویز تو آپ کی جیب میں دھری ہی کر دینگے۔ جیسا کہ پیشتر آپ کرتے آئے ہیں اور اپنا اُلو سیدھا کرینگے فقط۔

راقم

وکٹر

امرتسر



واقعات اور آرائیں

بمبئی کے ایک سرکاری ملازم نے حساب لگایا ہے کہ گذشتہ چار سال کے اندر اس شہر میں بذریعہ طاعون ۱۳۸۹۳۰ اموات ہوئیں۔ پہلے سال ۹۷-۱۸۹۶ء میں یہہ وبا ۱۳۹ دن رہی اور ۲۸۴۸۱ اشخاص مرے۔ دوسری دفعہ ۱۸۹۸ء میں شروع ہوئی اور ۱۱۵ دن رہی اور ۲۸۸۶۹ آدمی ضایع ہوئے۔ تیسری مرتبہ جنوری ۱۸۹۹ء میں شروع ہوئی اور ۱۳۱ دن رہی جسمیں ۳۱۲۹۰ جانیں گئیں۔ چوتھی نومبر ۱۸۹۹ء سے ابھی تک جاری ہے۔ ۲۰ اپریل تک ۵۰۲۸۳ اموات ہوچکی ہیں۔

یہہ سرکاری حساب ہے اور اس میں اکثر آدھے کی کمی رہتی ہے۔ سینکڑوں اس وبا سے مرے پر اور وجہہ لکھی گئی۔ اس لئے اگر ان ہندسوں کو دوچند کردیں تو ان چار سال کے عرصے میں کل اموات قریب ۲۷۷۸۶۰ کے ہوئیں۔

ہماری دعا ہے کہ خدا اب اپنے ہاتھ کو روکے ہاں اگر اسکی مرضی ہو۔ از مخزن مسیحی

کاغذ بنانے کے ہنر میں اب ایسی ترقی ہوگئی ہے کہ ایک سبز درخت کو کاٹ کر ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر اس کا کاغذ بن کر چھاپنے کے لئے تیار ہوجاتا ہے۔

کل دنیا میں پانچ ہزار کاغذ بنانے کی کلیں ہیں جن میں ہر سال سات ارب نوے کروڑ کاغذ کے دستے تیار کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے انگلستان میں سب سے زیادہ خرچ ہوتے ہیں اضلاع متحد امریکہ میں اس سے کم اور باقی ملکوں میں امریکہ سے کم خرچ کئے جاتے ہیں۔ چھہ کروڑ دستے اخبارات پر صرف ہوتے ہیں۔

صدائے بشیر۔ اس نام کا ایک اور مسیحی ماہواری رسالہ گجرات (پنجاب) سے چھپنا شایع ہوا ہے۔ اب تک اس کے آٹھ نمبر چھپ چکے ہیں۔ کاغذ اور چھپائی عمدہ ہے۔ مضمون بھی ویسے ہیں جیسا کہ اس کا نام ہے۔ مسیحیوں اور غیر مسیحیوں دونوں کے واسطے فایدہ مند ہے۔ قیمت اس کی صرف ۹ر معہ محصول ڈاک ہے۔

خوراک کی تاثیر کا نتیجہ۔ میڈیکل سوسائیٹی لندن کے گذشتہ جلسہ میں ایک تجربہ کار ڈاکٹر سر ولیم بنکس نے ایک لکچر میں بیان کیا کہ بھگندر کی قسم کا ایک ذلیل کنسر نام ان دنوں بہت ترقی پذیر ہے جس سے سخت درد ہوتا ہے اور عرصہ دراز تک لاعلاج رہتا ہے۔ یہہ بہت غذا کھانے سے پیدا ہوتا ہے جس کا جزو اعظم گوشت ہے آسودہ زندگی اور شراب خوری دراصل مرض نقرس اور سوزش گلو کی جڑ ہے۔ سادہ خوراک سریع الہضم اور صحت بخش ہوتی ہے۔ اور چرب غذا کنسر پیدا کرتی ہے۔ بحیثیت مجموعی یہہ ڈاکٹر بھی زیادہ گوشت کھانے کے مخالف ہے۔ رفیق ہند

آفتاب کی ماہیت۔ پیرس کی نمایش میں ایک بہت بڑی دوربین سے آفتاب کی سطح پر شعلے دریافت کئے گئے ہیں۔ پہلے یہہ صرف کناروں پر دریافت ہوئے تھے۔ ایضاً

مچھر کے دفعیہ کا نسخہ۔ چونکہ مچھر تپ لرزہ کو پھیلانے والے خیال کئے گئے ہیں۔ اس لئے ڈاکٹر فائر نے ان کے دفعیہ کے واسطے یہہ تجویز کی ہے کہ سال میں دو دفعہ جبکہ مچھروں کے پیدا ہونے کا موسم آتا ہے شہر کی نالیاں مٹی کے تیل سے صاف کی جایا کریں۔ اگر ڈاکٹر صاحب کی یہہ تجویز مچھروں کے دفعیہ کے واسطے کارگر ثابت ہوئی تو ہندوستانی ان کے بہت ہی شکرگزار ہونگے۔ ایضاً

قحط کے فایدے۔ اس میں شک نہیں کہ ۱۸۹۶ء اور حال کے قحط کے باعث سے ہمارا ملک سخت تکلیف اُٹھا رہا ہے۔ مگر اس قحط سے بہت سے فایدے بھی نکلے ہیں۔ مثلاً (۱) یہہ بات کہ ظاہر ہوگئی کہ ہمارے ملک کے لوگوں میں بلا لحاظ مذہب اور قوم کے کسقدر اپنے ہم جنسوں کی ہمدردی پائی جاتی ہے اس میں شک نہیں ہے کہ یہاں کے لوگوں نے اس قحط کے زمانے میں بھی بہت سا روپیہ ٹرنسوال کے لئے چندہ میں دیا مگر اسکا مقابلہ اس چندے سے کرنا چاہیے جو قحط زدوں کی امداد کے لئے دیا گیا ہے۔ (۲) دوسرے ملکوں کے باشندونکی ہمدردی ہندوستان کے لوگوں سے بہت بڑھ گئی ہے نہ صرف ہماری مہربان گورنمنٹ اور انگلستان کے باشندوں نے ہی اس موقعہ پر ہماری مدد کرکے اپنی عملی ہمدردی کا ثبوت دیا ہے بلکہ امریکا۔ روم جرمن اور دیگر ملک کے باشندوں نے بھی روپے سے ہماری مدد کی ہے۔ اسوقت سب سے زیادہ ہمدردی امریکہ کے لوگوں کی طرف سے ظاہر کی گئی ہے۔ اس سے ایک قسم کا رشتہ انکا ہمارے ساتھ اور ہمارا انکے ساتھ پیدا ہوگیا ہے (۳) گورنمنٹ اور دیگر ہمدرد آجکل اس بات پر سوچ رہے ہیں کہ کونسے طریقے اختیار کئے جاویں کہ جس سے ہندوستان میں آیندہ قحط کے باعث سے لوگ ایسی تکلیف میں مبتلا نہوویں اس کیلئے چند طریقے ظاہر کئے گئے ہیں (۱) کاشتکاری کے ہنر میں ترقی (۲) آبپاشی کو زیادہ بڑھایا جاوے (۳) صنعت اور حرفت کے

ستور العمل اخبار نور افشاں لودیانہ

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص
پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی .... [illegible]
ضمیمہ .... [illegible]

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نور افشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کئے جاری نہیں ہوگا۔ پر صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا۔ جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہو اور نیز ارسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی ؛

اڈیٹر

پُرانا اشتہاری

مرزا قادیانی نے بشپ صاحب لاہور سے ایک سچے فیصلہ کی درخواست کی ہو مگر خود اپنے ہی طرز عبارت سے خداوند مسیح کی معصومیت ثابت کررہے ہیں چنانچہ مرزا صاحب کی تمام تقریر کا خلاصہ یہہ ہو کہ ہم کہاں تک اس ترک شر کی وجہ سے لوگوں کو اپنا محسن ٹھہراتے جائیں اور ان کو محض اسی وجہ سے انسان کامل مان لیں ؟ اس سے صاف ثابت ہوتا ہو کہ مرزا صاحب خداوند مسیح کی معصومیت کا تو اقبال کرتے ہیں لیکن اصل اعتراض یہہ پیش کرتے ہیں کہ "مسیح کا معصوم ہونا عدم طاقت و لیاقت کے سبب سے تھا کیونکہ تلوار چلانے کے لئے بھی بازو چاہیئے اور کچھ اٹکل بھی اور کچھ بہادری اور دل کی قوت بھی۔ بعض ایک چڑیا کو بھی مار نہیں سکتے" "حقیقی حلم جس کے لئے قدرت سخت گوئی شرط ہے۔ حقیقی عفو جس کے لئے قدرت انتقام شرط ہے۔ حقیقی شجاعت جس کے لئے خوفناک دشمنوں کا مقابلہ شرط ہے" اس کا جواب یہہ ہے۔ "اور دیکھو یسوع کے ساتھیوں میں سے ایک نے ہاتھ بڑھا کر اپنی تلوار کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر چلا کر اس کا کان اڑا دیا تب یسوع نے اس سے کہا اپنی تلوار میان میں کر کیونکہ جو تلوار کھینچتے ہیں تلوار ہی سے مارے جاینگے کیا تو نہیں جانتا کہ میں ابھی اپنے باپ سے مانگ سکتا ہوں اور وہ فرشتوں کے بارہ تمن سے زیادہ میرے لئے حاضر کردیگا پر نوشتوں کی بات کیونکر پوری ہوگی۔ متی ۲۶: ۵۱-۵۴ +

ست دھرم پرچارک آریوں کا اخبار اس اشتہار کی نسبت کہتا ہو کہ لاہور کے لاٹ بشپ پادری صاحب کو مرزا غلام احمد قادیانی کے چیلوں نے مذہبی مباحثہ کے لئے چیلنج بھیجا ہو لیکن ان کا مقصد تفتیش حق کرنا نہیں ہو بلکہ یہہ سب کارستانیاں اپنی شہرت پھیلانیکے لئے ہیں۔ اس چیلنج کے ذریعہ سے پہلا امر یہہ ظاہر کیا گیا ہو کہ مرزا صاحب کے پیرو ۳۰ ہزار ہیں جو انہیں مسیح موعود مانتے ہیں۔ دوسرا امر یہہ ظاہر کیا گیا ہو کہ مرزا صاحب مسلمانوں کے پیشوائے وقت ہیں حالانکہ کل اہل اسلام اس امر سے انکاری ہیں۔ مرزا صاحب جانتے ہیں کہ اگر ہم سے کچھ نہ بن پڑا تب بھی یہہ کیا تھوڑی فضل ہوگی۔ ہم بڑی بڑی محفلوں کی شکست کو اپنے کرتوں سے دھو چکے ہیں۔ مرزا صاحب کے چیلنج سے یہہ معلوم ہوتا ہو کہ وہ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد کی سوانح عمریوں کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ عیسیٰ کی نسبت محمد کو زیادہ گناہوں سے بری ثابت کر دکھایئں گے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اگر ۱۳ یا ۱۷ یا ۱۹ عورتوں سے بیاہ کرنیکے علاوہ لونڈیوں کو بھی جائز سمجھنے والے محمد صاحب بال برہمچاری عیسیٰ کی نسبت زیادہ تر معصوم ہیں تو کیوں نہ ایکسو آٹھ پٹرانیوں اور سولہ ہزار گوپیوں کے مالک شری کرشن کو دنیا میں سب سے بڑھکر معصوم مانا جاوے۔ محمد صاحب کی سوانح عمری کو جب قرآن سے علیحدہ کرنا ناممکن ہو تو ہم نہیں جانتے کہ کس سامان پر مرزا اسقدر حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ مرزا صاحب کی عمر اب زیادہ ہو گئی ہے۔ موت کا پیغام اب نزدیک تر آرہا ہے۔ ہم انہیں بڑی سنجیدگی سے سمجھاتے ہیں کہ وہ اپنی گذشتہ زندگی پر ایک مرتبہ غور کریں ؛

راقم

ر۔ن۔ا

پادری۔ ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا ؛